

سپریم کورٹ رپورٹس (1998) SUPP. 2 ایس سی آر

راجندر اپرتاپ سنگھ

بنام

رامیشور پرساد

28 اکتوبر 1998

[ایس۔ صغیر احمد اور کے۔ ٹی۔ تھامس، جسٹسز]

بہار بلڈنگ (لیز کرایہ اور بے دغلی) کنٹرول ایکٹ، 1982 سیکشن یو (ایل) (ای)۔

کرایہ پر کنٹرول اور بے دغلی۔ کرایہ داری بے دغلی کے لیے مالک مکان کی جانب سے دائر مقدمہ۔ زمین۔ لیز کی میعاد ختم ہونے پر۔ ٹرائل کورٹ نے اس بنیاد پر لیز کی درستی کے بارے میں کرایہ دار کے اعتراض کو مسترد کر دیا کہ کرایہ دار نے تحریری بیان میں اعتراف کیا تھا کہ کرایہ داری ایک مقررہ مدت کے لیے تھی۔ بے دغلی اپیل کورٹ کے ساتھ عدالت عالیہ کے ذریعے تصدیق شدہ حکمنامہ۔ سپریم کورٹ کے سامنے اپیل۔ منعقدہ درخواست گزار کرایہ دار اصل پوزیشن سے ہٹ نہیں سکتا جس کا اس نے ٹرائل کورٹ کے ساتھ ساتھ پہلی اپیل کورٹ کے سامنے اعتراف کیا ہے کہ اس نے قبولیت کے ایک رجسٹرڈ دستاویز کو انجام دیا ہے۔ یہ تنازعہ کہ لیز پر مالک مکان اور کرایہ دار دونوں نے دستخط نہیں کیے تھے جسے برقرار نہیں رکھا گیا تھا۔ منعقدہ عدالت عالیہ نے ذیل میں عدالت کے نتائج کی درست طور پر تصدیق کی ہے کہ لیز کی میعاد ختم ہونے کی بنیاد پر بے دغلی کے حکمنامے میں مداخلت نہیں کی جائے گی۔

جائیداد کی منتقلی ایکٹ، 1882: دفعہ 107۔

لیز- جائز لیز کی تخلیق- ضروری شرائط- ایک فریق کے دستخط شدہ لیز- قانونی حیثیت- صرف اس وجہ سے کہ دستاویز صرف ایک فریق کے دستخط دکھاتی ہے- یہ نتیجہ اخذ کرنے کے لئے کافی نہیں ہے کہ دستخط نہ کرنے والے فریق نے عمل درآمد میں شمولیت اختیار نہیں کی ہے- کیا دونوں فریقوں نے معاہدے پر عمل درآمد کیا ہے یہ حقیقت کا سوال ہے- اس معاملے میں تحریری بیان میں کرایہ دار نے اس بات پر اختلاف نہیں کیا کہ لیز جائز طور پر کی گئی تھی- لہذا ان کے لیے یہ واضح کرنا درست نہیں ہے کہ یہ دستاویز ٹھیکہ دار اور کرایہ دار دونوں کی طرف سے نہیں کیا گیا تھا۔

الفاظ اور جملے:

عمل کریں- اس کا مطلب۔

آسا رام بنام رام کلی، اے آئی آر (1958) ایس سی 183 اور گاؤن سبھا بنام جگن ناتھ سنگھ، (1984) آل- ایل- جے 518، حوالہ دیا گیا۔

ستیش چند مکھن اور دیگران بنام گووردھن داس بیاس اور دیگران، اے آئی آر (1984) ایس سی 143 اور بدھ رام بنام رلا رام، اے آئی آر (1987) ایس سی 2078 کا حوالہ دیا گیا۔

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار : خصوصی اجازت کی درخواست (سی) نمبر 15042 1998۔

1996 کی دوسری اپیل نمبر 241 میں پٹنہ عدالت عالیہ کے 16.12.97 کے فیصلے اور حکم

سے۔

نیرج کمار جین، منیش موہن، محترمہ اینتا موہن اور یو۔ ایس۔ پرساد، درخواست گزار کی طرف سے

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم یہ تھا:

اس مقدمے کا موضوع ایک دکان کا کمرہ ہے۔ یہ درخواست گزار کو 90 روپے ماہانہ کرایہ پر دیا گیا تھا۔ اس عمارت کی ملکیت اس وقت کے مکان مالک سے لے کر محترمہ اندرجیت کور کے پاس چلی گئی تھی، جنہوں نے 1982 میں درخواست گزار کو عمارت سے بے دخل کرنے کے لیے مقدمہ شروع کیا تھا۔ مالک مکان نے بے دخلی کے لئے کچھ بنیادیں قائم کیں جیسا کہ بہار بلڈنگ (لیز، کرایہ اور بے دخلی) کنٹرول ایکٹ، 1982 (مختصر طور پر 'بہارا ایکٹ') میں تصور کیا گیا ہے۔ بے دخلی کے لئے مقدمہ زیر التوا ہونے کے دوران، عمارت کی ملکیت دوبارہ منتقل کر دی گئی ہے اور موجودہ مدعا علیہ میدان میں آ گیا ہے۔ جب انہوں نے خود کو مدعی کے طور پر پیش کیا تو انہوں نے بے دخلی کے مقدمے میں پیش کی گئی زیادہ تر بنیادوں کو مسترد کر دیا اور کرایہ داری کی مدت ختم ہونے کی بقا کی بنیاد تک محدود رہے۔ ٹرائل کورٹ سے لے کر عدالت عالیہ تک مالک مکان مذکورہ بنیاد پر کامیاب رہا۔ یہ خصوصی اجازت عرضی عدالت عالیہ کے ذریعہ تصدیق شدہ بے دخلی کے مذکورہ فرمان کو چیلنج کرتے ہوئے دائر کی گئی ہے۔

بہارا ایکٹ کی دفعہ 11(1)(ای) کے تحت مکان مالک کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ کرایہ داری کی مدت ختم ہونے کی بنیاد پر جاری کردہ فرمان پر عمل درآمد کرتے ہوئے اپنے کرایہ دار کو عمارت سے بے دخل کر سکتا ہے۔ درخواست گزار کرایہ دار نے مدعا علیہ کو غیر موزوں بنانے کے لئے مختلف حکمت عملی اپنائی ہے اور ان میں سے اہم یہ ہے: بہارا ایکٹ کی دفعہ 11(1)(ای) کے تحت بنیاد کو راغب کرنے کے لئے دو شرائط کا امتزاج ہونا چاہئے، پہلے لازمی طور پر ایک مقررہ مدت کے لئے جائز لیز ہونی چاہئے۔ دوسرا، مذکورہ مدت ختم ہو جانی چاہیے تھی۔ درخواست گزار نے موقف اختیار کیا کہ ایسی کوئی قانونی لیز نہیں ہے جس کے ذریعے کرایہ داری کی کوئی مخصوص مدت مقرر کی گئی ہو۔

ٹرائل کورٹ جس کے سامنے بحث کے دوران مذکورہ بالا وضاحت پیش کی گئی تھی، نے اسے اس بنیاد پر مسترد کر دیا کہ کرایہ دار مدعا علیہ نے تحریری بیان میں اعتراف کیا تھا کہ کرایہ داری 5 سال کی مقررہ مدت کے لئے تھی اور اس لئے اسے مختلف طریقے سے دلائل دینے کے لئے نہیں سنا جاسکتا ہے۔

پہلی ایپیلیٹ کورٹ جس کے سامنے اسی وضاحت کو دہرایا گیا تھا، نے مندرجہ ذیل وجوہات کی بناء پر اسے مسترد کر دیا ہے:

”واضح رہے کہ مدعی مدعا علیہ نے درخواست کے پیرا 2 میں واضح طور پر کہا ہے کہ مدعا علیہ نمبر 1 پانچ سال کی مقررہ مدت کے لئے مقدمہ کے احاطے میں کرایہ دار ہے اور اس نے 4.10.1975 کو کابلیت کی رجسٹرڈ دستاویز پر عمل درآمد کیا جس میں سابق مالک مکان ظفر احمد اور دیگر کے حق میں 90 روپے ماہانہ کرایہ دیا گیا تھا۔ مدعا علیہ نمبر 1 نے پیرا 9 میں اپنے تحریری بیان میں اعتراف کیا کہ ان کی درخواست کے پیرا 2 میں دیا گیا بیان اس حد تک درست ہے کہ 4.10.1975 کو پانچ سال کی مقررہ مدت کے لئے لیز تھی اور کرایہ 90 روپے ماہانہ کی شرح سے ادا کیا جاتا تھا۔ انہوں نے مزید اعتراف کیا کہ مذکورہ لیز کی میعاد 4 دسمبر 1980 کو ختم ہونے والی تھی لیکن لیز کی میعاد ختم ہونے سے پہلے مدعا علیہ نمبر 1 نے مالک مکان کو نوٹس دیا جس نے لیز میں مزید 5 سال کی توسیع کی اور 21 فروری 1980 کو فریقین کی باہمی رضامندی سے کرایہ کی اسی شرح پر توسیع دی گئی۔

XXX XXX XXX XXX

لہذا رجسٹرڈ دستاویز کرایہ داری کی تشکیل کو مدعا علیہ نمبر 1 نے تسلیم کیا ہے اور لیز میں توسیع کے لئے اس کی درخواست سراسر غلط ہے۔ مجھے نہیں لگتا کہ مدعا علیہ نمبر 1 کی طرف سے اس نکتے پر کوئی ٹھوس ثبوت پیش کیا گیا ہے۔ یہ واضح ہے کہ نچلی عدالت میں بحث کے دوران لیز کے جواز پر اعتراض پہلی بار اٹھایا گیا تھا۔

پیٹنہ عدالت عالیہ کے سنگل جج جنہوں نے مذکورہ فیصلے میں مداخلت کرنے سے انکار کر دیا تھا، نے مندرجہ ذیل مشاہدہ کیا ہے:

بنچ نے کہا: اپیل گزار کے فاضل وکیل کی جانب سے یہ وضاحت دی جاتی ہے کہ لیز پر درست عمل درآمد ہونے کی صورت میں مدعی مدعا علیہ اپیل کنندہ کو بے دخل کرنے کا حقدار نہیں ہے۔ میں اپیل کنندہ کے فاضل وکیل کی وضاحت کو قبول کرنے سے قاصر ہوں۔ اس تسلیم شدہ حقیقت کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ جس لیز کے تحت مدعا علیہ اور اپیل کنندہ مقدمہ کے احاطے میں

داخل ہوا تھا، ایک مقررہ مدت کے لئے تھا اور مدت پہلے ہی ختم ہو چکی تھی، ریکارڈ پر موجود ثبوتوں کی بنیاد پر مدعا علیہ۔ اپیل کنندہ کے خلاف مقدمہ کا صحیح فیصلہ کیا گیا ہے۔ اس پہلو کا نتیجہ حقائق کے ساتھ ساتھ سامنے آیا ہے۔ اس طرح دوسری اپیل میں مداخلت کا کوئی کیس سامنے نہیں آیا ہے۔

چونکہ مذکورہ بالا تنازعہ کو ہمارے سامنے سنجیدگی سے آگے بڑھایا گیا تھا اس لئے ہم اس کا جائزہ لے سکتے ہیں۔ بہار ایکٹ کی دفعہ 11(1)(ای) کا مواد حصہ ذیل میں نکالا گیا ہے:

” 11۔ کرایہ داروں کی بے دغلی۔ (1) xxx xxx xxx جہاں کرایہ دار کے پاس کسی عمارت کا قبضہ ہو تو وہ مندرجہ ذیل میں سے ایک یا ایک سے زیادہ بنیادوں پر عدالت کی طرف سے منظور کردہ فرمان پر عمل درآمد کے بغیر اس سے بے دغلی کا ذمہ دار نہیں ہوگا:

xxx xxx xxx

(ای) کرایہ دار کی مدت ختم ہونے پر ایک مقررہ مدت کے لئے لیز پر رکھنے والے کرایہ دار کی صورت میں۔

یہ واضح ہے کہ مذکورہ بنیاد کو واضح کرنے کے لئے، دو شرائط کو پورا کرنا ضروری ہے: (1) کرایہ دار کو ایک مقررہ مدت کے لئے لیز پر رہنا چاہئے۔ (2) مذکورہ مدت ختم ہو جانی چاہیے تھی۔ اگر ایک مخصوص مدت کے لئے کوئی جائز لیز نہیں ہے تو، مکان مالک بے دغلی کے فرمان کے حصول کے لئے مذکورہ بنیاد پر انحصار نہیں کر سکتا ہے۔

درخواست گزار اور کرایہ دار اب اس حقیقت سے دستبردار نہیں ہو سکتے جو اس نے ٹرائل کورٹ کے ساتھ ساتھ پہلی ایپیلٹ کورٹ کے سامنے بھی تسلیم کیا ہے کہ اس نے 4.10.1975 کو ظفر احمد (موجودہ مالک مکان کے پیشرو) کے حق میں قابلیت کی ایک رجسٹرڈ دستاویز پر عمل درآمد کیا تھا جس میں 5 سال کی مدت ختم ہونے پر احاطے کو خالی کرنے پر اتفاق کیا گیا تھا۔ لیکن وضاحت یہ ہے کہ چونکہ مذکورہ دستاویز پر

مالک مکان اور کرایہ دار دونوں کے دستخط نہیں تھے، لہذا ایک مقررہ مدت کے لئے کوئی جائز لیز تیار نہیں کی گئی تھی۔ دوسرے لفظوں میں یہ وضاحت یہ ہے کہ لیز دار اور کرایہ دار دونوں کی جانب سے مشترکہ طور پر لیز پر عمل درآمد جائز لیز کی تخلیق کے لیے ناممکن ہے۔

جائیداد کی منتقلی کے قانون کی دفعہ 107 میں کہا گیا ہے:

انہوں نے کہا، 'سال بہ سال غیر منقولہ جائیداد کی لیز، یا ایک سال سے زیادہ کی مدت کے لیے، یا سالانہ کرایہ محفوظ کرنا، صرف رجسٹرڈ دستاویز کے ذریعے کیا جاسکتا ہے۔

غیر منقولہ جائیداد کی دیگر تمام لیزیں یا تو رجسٹرڈ دستاویز کے ذریعے یا قبضے کی فراہمی کے ساتھ زبانی معاہدے کے ذریعے کی جاسکتی ہیں۔

اگر غیر منقولہ جائیداد کی لیز کسی رجسٹرڈ دستاویزات کے ذریعے دی جاتی ہے، یا، جہاں ایک سے زیادہ دستاویز موجود ہیں، تو اس طرح کے ہر آلے کو لیز دار اور کرایہ دار دونوں کے ذریعے انجام دیا جائے گا۔

بشرطیکہ ریاستی حکومت وقتاً فوقتاً سرکاری گزٹ میں نوٹیفیکیشن کے ذریعے یہ ہدایت دے سکتی ہے کہ سال بہ سال لیز کے علاوہ غیر منقولہ جائیداد کی لیز سال بہ سال یا ایک سال سے زیادہ کی مدت کے لئے، یا سالانہ کرایہ، یا اس طرح کی کسی بھی قسم کی لیز غیر رجسٹرڈ دستاویز کے ذریعے یا زبانی معاہدے کے ذریعے قبضہ فراہم کیے بغیر کی جاسکتی ہے۔

ریاستی حکومت کو شرائط میں نرمی دینے کے قابل بنانے والی شق کو چھوڑ کر مذکورہ بالا دفعہ 3 پیرا گراف پر مشتمل ہے۔ درمیانی پیرا گراف میں پہلے پیرا گراف سے استثنیٰ ہے۔ پہلے پیرا گراف کے الفاظ سے پتہ چلتا ہے کہ یہ لازمی ہے کہ اگر ایک سال سے زیادہ کی مدت کے لئے لیز بنانا ہے تو اسے "صرف رجسٹرڈ دستاویزات کے ذریعے" بنایا جاسکتا ہے۔ اگر رجسٹرڈ دستاویز نہیں ہے تو نتیجہ یہ ہے کہ ایک سال سے زیادہ کی لیز

بالکل بھی نہیں بنائی جاتی ہے۔ اس طرح کے دستاویز اگر رجسٹرڈ نہیں ہیں تو اسے رجسٹریشن ایکٹ کی دفعہ 17 کے پیش نظر یا تو لیز کی شرائط کو ثابت کرنے کے لئے ثبوت کے طور پر قبول نہیں کیا جاسکتا ہے، ”ستیش چند مکھن اور دیگر بنام گووردھن داس بیاس اور دیگران، اے آئی آر (1984) ایس سی 143 اور بدھ رام بنام ریلا رام، اے آئی آر (1987) ایس سی 2078 ملاحظہ کریں۔

لیکن جہاں تک جائیداد کی منتقلی ایکٹ کی دفعہ 107 کے تیسرے پیرا گراف کا تعلق ہے تو صرف یہ شرط ہے کہ رجسٹرڈ دستاویزات کے ذریعے لیز پر عمل درآمد ٹھیکہ دار اور کرایہ دار دونوں کی مشترکہ کوشش ہوگی۔ دفعہ میں مذکورہ پیرا گراف ٹرانسفر آف پراپرٹی (ترمیمی) ایکٹ، 1929 (ایکٹ 2 آف 1929) کے ذریعے متعارف کرایا گیا تھا۔ مذکورہ دفعہ میں مذکورہ بالا پیرا گراف متعارف کرانے کی وجہ یہ تھی کہ مختلف عدالت عالیاں کی جانب سے صرف کرایہ دار کے دستخط شدہ کرایہ نوٹ کے ذریعے دی گئی لیز کی قانونی حیثیت کے بارے میں ظاہر کی گئی رائے کے ٹکراؤ کو حل کیا جائے۔ الہ آباد عدالت عالیہ نے موقف اختیار کیا ہے کہ لیز صرف مالک اور پٹہ دار دونوں کے دستخط شدہ دستاویز کے ذریعے تیار کی جاسکتی ہے جبکہ مدراس عدالت عالیہ نے اس کے برعکس رائے اختیار کی ہے۔ دونوں نظریات کو مختلف عدالت عالیاں سے منظوری ملی۔ مذکورہ تنازعہ کی روشنی میں مقننہ نے اس دفعہ میں تیسرا پیرا گراف متعارف کروا کر اسے حل کرنا مناسب سمجھا۔

تیسرے پیرا گراف کو قریب سے پڑھنے سے پتہ چلتا ہے کہ اس دستاویز پر دونوں فریقوں کے دستخط ہونے کی کوئی شرط نہیں ہے۔ ضرورت یہ ہے کہ جب لیز کسی رجسٹرڈ دستاویزات کے ذریعے کی جاتی ہے تو، ”اس طرح کے دستاویزات کو ٹھیکہ دار اور کرایہ دار دونوں کے ذریعے انجام دیا جائے گا۔ اس میں جس بات پر زور دیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ لیز کی تشکیل کسی ایک فریق کی یکطرفہ مشق نہیں ہے بلکہ ٹھیکہ دار اور لیز دار دونوں کی دو طرفہ کوشش ہے۔

لفظ ”عمل درآمد“ کو بلیک کی لا ڈکشنری میں ”مکمل کرنے کے لئے“ کے معنی دیئے گئے ہیں۔ بنانے کے لئے؛ دستخط کرنا۔ کارکردگی کا مظاہرہ کرنا۔ کرنے کے لئے ”پیروی کرنے کے لئے؛ اس کی شرائط کے مطابق عمل کرنا؛ اس کے حکم یا مقصد کو پورا کرنے کے لئے۔“ ”الفاظ اور جملے“ (مستقل اشاعت) میں لفظ ”عمل درآمد“ کا مطلب ”قانونی دستاویز کے طور پر مکمل کرنا“ کے طور پر دیا گیا ہے۔ جس چیز کو جائز قرار دینے کے

لیے ضروری ہے اسے انجام دینا۔ ایک دستاویز عام طور پر مختلف ترتیبوں کے متعدد مراحل کے ذریعہ انجام دیا جاتا ہے۔ پہلی صورت میں، فریقین شرائط پر غور کر سکتے ہیں اور ایک معاہدے تک پہنچ سکتے ہیں۔ اس کے بعد جن شرائط پر اس طرح اتفاق کیا گیا تھا وہ صرف لکھنے تک محدود ہو جائیں گی۔ کبھی کبھی ایک پارٹی اکیلے ہی اس پر دستخط کر دیتی تھی اور اسے دوسری پارٹی تک پہنچاتی تھی۔ کبھی کبھی دونوں فریق دستاویز پر اپنے دستخط لگا دیتے تھے۔ اگر دستاویز کو قانون کے ذریعہ رجسٹرڈ ہونا ضروری ہے تو، دونوں فریق شاید ان میں سے کسی ایک کے دستخط حاصل کیے بغیر اس عمل میں شامل ہو سکتے ہیں۔ ایسی تمام صورتوں میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ اس دستاویزات کو دونوں فریقوں نے انجام دیا تھا۔ اگر دستاویز پر دونوں فریقوں کے دستخط ہیں تو یہ اس حقیقت کا اندازہ ہے کہ ان دونوں نے اس پر عمل درآمد کیا ہے، یقیناً یہ صرف قابل تردید مفروضہ ہے۔ اسی طرح اگر کسی دستاویز پر صرف ایک فریق کے دستخط ہیں تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ دونوں فریقوں نے مل کر اس پر عمل درآمد نہیں کیا ہے۔ کیا دونوں فریقوں نے اس دستاویز پر عمل درآمد کیا ہے یا نہیں، یہ حقیقت کا سوال ہو گا کہ اگر اس طرح کے فیصلے کو مخصوص مقدمے کی درخواستوں سے ضروری قرار دیا جاتا ہے تو ثبوت کی بنیاد پر اس کا تعین کیا جائے گا۔ محض اس لیے کہ دستاویز میں صرف ایک فریق کے دستخط دکھائے گئے ہیں، یہ نتیجہ اخذ کرنے کے لیے کافی نہیں ہے کہ دستخط نہ کرنے والی پارٹی اس دستاویز پر عمل درآمد میں شامل نہیں ہوئی ہے۔

اس سلسلے میں آسارام بنام رام کلی، اے آئی آر (1958) سپریم کورٹ 183 میں اس عدالت کے تین ججوں کی بیچ کے فیصلے کا حوالہ دینا مناسب ہے۔ ایک قبولیت کو لیز داروں نے اپنے کرایہ داروں کے حق میں عمل کرادی، لیکن بعد میں لیز داروں کے حق میں کوئی دستاویز کار انجام نہیں دیا۔ یہ وضاحت دی گئی تھی کہ کرایہ دار صرف قبولیت کی قوت پر کرایہ داروں کی حیثیت کا دعویٰ نہیں کر سکتے ہیں جو صرف ایک یکطرفہ اقدام تھا۔ لیکن شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ کرایہ داروں نے قبولیت قبول کر لی تھی اور اس میں طے شدہ کرایہ وصول کیا تھا۔ مذکورہ بالا حقائق کی بنیاد پر اس عدالت نے اس وضاحت کو مسترد کر دیا کہ کرایہ دار کرایہ دار کی حیثیت کا دعویٰ نہیں کر سکتے ہیں۔ الہ آباد عدالت عالیہ جس نے 1929 میں جائیداد کی منتقلی ایکٹ کی دفعہ 107 میں ترمیم متعارف کرانے سے پہلے اس کے برعکس نقطہ نظر اپنایا تھا، کو اس طرح کی ترمیم کے بعد نافذ کیے گئے ایک قبولیت کے بارے میں اسی طرح کی وضاحت پر غور کرنے کا موقع ملا تھا۔ گاؤں سبھا بنام جگن ناتھ سنگھ میں، (1984) ایل جے 518 عدالت عالیہ نے آسارام بنام رام کلی کے تناسب کے بعد اے آئی آر (1958) ایس سی 183 میں کہا ہے کہ جائیداد کی منتقلی ایکٹ کی دفعہ 107 کی کوئی خلاف ورزی نہیں ہوئی ہے۔

جب اس معاملے میں مدعا علیہ نے تحریری بیان میں اس حقیقت پر اختلاف نہیں کیا کہ لیز جائز طور پر دی گئی تھی تو یہ اس کے لئے بعد میں کوئی اعتراض اٹھانے کے لئے کھلا نہیں ہے، یعنی اس دستاویز پر ٹھیکہ دار اور کرایہ دار دونوں نے عمل درآمد نہیں کیا تھا اور اس کے نتیجے میں لیز کا عدم ہے۔ لہذا عدالت عالیہ نے مندرجہ ذیل عدالتوں کے اس نتیجے کی درست تصدیق کی ہے کہ بہارا ایکٹ کی دفعہ 11(1)(ای) کے تحت بنیاد سے بے دخلی کے حکم میں مداخلت نہیں کی جاسکتی۔

اس کے مطابق ہم اس خصوصی اجازت کی درخواست کو مسترد کرتے ہیں۔

ٹی۔ این۔ اے

درخواست مسترد کر دی گئی۔